سوال

(807) ظہر اور عصر سے قبل چار رکعت سنت ایک سلام سے پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ظہر اور عصر سے قبل چار رکعت سنت ایک سلام سے پڑھنا کیسا ہے جب کہ حدیث میں ہے کہ

صَلٰوۃُ اللَّیلِ وَالنَّھارِ مَثْنٰی مَثْنٰی ‘ (سنن الترمذی، باب : أَنَّ صلاَۃَ اللَّیلِ وَالنَّھارِ مَثْنیٰ مَثْنیٰ، رقم :۵۹۷،) (سنن اَبی داوٗدبابٌ فِی صلَاۃِ النَّھارِ، رقم :۱۲۹۵، سنن ابن ماجہ، بابُ مَا جَاء فِی صلَاۃِ اللَّیلِ وَالنَّھارِ مَثْنٰی مَثْنٰی، رقم :۱۳۲۲)

دوسری حدیث ہے کہ

‘کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّی قبلَ العصرِ اَربَعَ رَکعَاتٍ یَفصِلُ بَینَھُنَّ بِالتَّسلِیم ‘ (سنن الترمذی، باب مَا جَاء فِی الأَربَعِ قَبلَ العَصرِ، رقم :۴۲۹ وحسنہ والالبانی)

کیا کسی حدیث میں چار رکعت اکٹھی پڑھنے کا بھی ذکر ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظہر اور عصر سے پہلے چار رکعات کو اکٹھا پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ ''سنن ابی داؤد''، ''نسائی'' اور ''ابن ماجہ'' میں حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جس نے ظہر سے قبل چار رکعات اور اس کے بعد چار رکعات پر محافظت کی، اللہ اسے آگ پر حرام کر دیتا ہے۔''

حدیث ہذا مجموعے کے اعتبار سے صحیح ہے۔ صحیح بخاری میں بابُ الرَّکعَتَانِ قَبلَ الظُّھرِ کے تحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ ‘

أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَا یَدَعُ أَربَعًا قَبلَ الظُّھرِ ‘ (صحیح البخاری، بابُ الرَّکعَتَینِ قَبلَ الظُّھرِ، رقم :۱۱۸۲)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔''

ظاہر یہ ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں اکھٹی پڑھتے تھے۔ جب کہ سوال میں مشارٌ الیہ حدیث میں ہے، کہ رات اور دن کی دو رکعتیں ہیں اور صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسی پر زور دیا ہے۔ اس بارے میں اولیٰ (زیادہ بہتر) بات یہ ہے کہ ان مختلف احادیث کو دو مختلف حالتوں پر محمول کیا جائے۔ یعنی بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو پڑھتے اور بعض دفعہ چار۔ چنانچہ ''فتح الباري'' (۳/ ۵۸) میں ہے:

'وَالأَولٰی اَن یُحمَلَ عَلٰی حَالَینِ۔ فَکَانَ تَارَةً یُصَلِّی ثِنتَینِ۔ وَتَارَةً یُصَلِّی اَربَعًا۔'

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:687

محدث فتویٰ